عطاری پبلشرز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ ﷺ

کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

مقدمہ

اَمَّا بعد! انسان بعض اوقات معمولی سی غلطی سے سنگین نقصان اُٹھاتا ہے مُتَنَبَّہ کرنے پر بھی وہ اپنی غلطی کو غلط نہیں مانتا بلکہ حق کہنے والے کو نہ صرف غلط کہتا ہے بلکہ اِسے کوستا ہے اور اِس پر سخت ناراض ہوتا ہے۔

یہی حال کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والے مسلمانوں کا ہے کہ وہ مسلمانی کے دعویٰ کے باوجود انگریز کی تقلید میں اِس فعل کو تہذیب گردانتا ہے اور اِس کی معمولی سی مجبوری بھی ہے کہ پینٹ اِسے بیٹھنے نہیں دیتی اگر بیٹھتا ہے تو پینٹ پھٹتی ہے یا خود دُکھی ہوتا ہے۔

ادھر تہذیبِ نو کا عشق بھی ہے حالانکہ ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے نبی پاک ﷺ کے حکم کے خلاف کرے جبکہ آپ ﷺ نے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے قطرات جسم پر پڑنے کے سبب قبر کے عذاب کا باعث بن سکتے ہیں۔ اِسی لئے فقیر نے اِس رسالہ میں وہ اَحادیثِ مبارکہ جمع کردی ہیں جن میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اُس حدیث شریف کے متعدد وجوہ بھی عرض کردیئے ہیں جن میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا ذکر ہے تاکہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والا کسی ٹیڈی مجتہد کے غلط اِجتہاد سے غلط راہ نہ چل جائے۔

اِس رسالہ کی اِشاعت الحاج محمد اسلم قادری عطاری کے سپرد کردی ہے مولیٰ عزوجل اِسے ناشرین اور فقیر کے لئے توشۂ راہِ آخرت اور معتقدین کے لئے مشعل راہِ ہدایت بنائے۔

آمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان۔

۲ شعبان ۱۴۲۲ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

الحمد للّٰہ و کفٰی و الصلوٰۃ و السلام علیٰ من الصطفٰی سیما محمد ن لمصطفٰے

و علیٰ آلہ و اصحابہ البررۃ التقٰی و النقٰی o

ہمارے دور میں بعض مسلمان کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے عادی ہیں حالانکہ مسلمان کوزیبا نہیں کہ وہ شریعت مطہرہ کے خلاف کرے، یہ طریقہ نصاریٰ کا ہے۔اِس میں غیروں کے طریقہ پرعمل کرنے سے:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

(سنن ابی داود ،کتاب اللباس ،الباب فی لبس الشھرۃ، الجزء ۱۱، الصفحۃ ٤٨،الحدیث ٣٥١٢)

(مصنف ابی شیبہ، الجزء٧، الجزء٧، الصفحۃ ٦٣٩)

(مصنف عبدالرزاق، الجزء ۱۱، الجزء ۱۱، الصفحۃ ٤٥٤)

یعنی جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔

کی وعید لازم آتی ہے اِس کے علاوہ چند اور زبردست خرابیوں کا اِرتکاب ہوتا ہے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں چار خرابیاں ہیں۔

1 بدن اور کپڑوں پر چھینٹیں پڑنا، جسم ولباس بلاضرورتِ شرعیہ ناپاک کرنا، اور یہ حرام ہے۔بحر الرائق میں بدائع سے ہے: أَمَّا تَنْجِيسُ الطَّاهِرِ فَحَرَامٌ

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الطھارۃ،باب صفۃ الماء المستعمل،الجزء ١، الصفحۃ ٣٦٠)

یعنی پاک شے کو ناپاک کرنا حرام ہے۔

اِسی طرح مُتعدد کتبِ فقہ میں دَرج ہے۔

فائدہ: مسلمان کی شان یہ ہے کہ ناپاک کو پاک کر دکھلائے نہ یہ کہ پاک شے کو ناپاک کرے علاوہ ازیں اِس میں حرام پرعمل کرنا لازم آتا ہے مسلمان بھائی سوچ لے کہ حرام فعل کے اِرتکاب پر کتنی سزا ہے۔

2 اِن چھینٹوں کے باعث عذابِ قبر کا اِستحقاق اپنے سر پر لینا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ

(سنن دارقطنی ،کتاب الطھارۃ ،الباب نجاسۃ البول و الامر بالتنزہ منہ و الحکم فی فی بول ما یو کل لحمہ، الجزء ٢، الصفحۃ ١٨،الحدیث ٤٦٩)

یعنی پیشاب سے بہت بچو، کہ اکثر عذابِ قبر اِسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں پر عذابِ قبر ہوتے دیکھا فرمایا: كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ

(صحيح البخارى ، كتاب الوضوء ،الباب من الكبائِر ان لا يستتر من بوله، الجزء ١، الصفحة ٣٦٢،الحديث ٢٠٩)

یعنی اِن میں ایک تو اپنے پیشاب سے آڑ نہ کرتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا۔

فائدہ: مسلمان سوچ لے کہ ایک غلط عمل سے قبر کا عذاب ملتا ہے۔

3 راہ گزر پر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعثِ بے پردگی ہوگا، بیٹھنے میں رانوں زانوؤں کی آڑ ہو جاتی ہے اور کھڑے ہونے میں بالکل بے ستری اور یہ باعثِ لعنتِ الٰہی ہے، حدیث میں ہے: لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ

(السنن الكبرى للبيهقى، الجزء٧، الصفحة ٩٩)

یعنی جو دیکھے اُس پر بھی لعنت اور جو دِکھائے اُس پر بھی لعنت ہے۔

فائدہ: مسلمان غور فرمائے کہ خدا کی لعنت و پھٹکار ایک معمولی غلطی سے کیوں ہے۔

4 یہ نصاریٰ سے تشبہ اور اُن کی سُنت مذمومہ میں اِن کا اِتّباع ہے۔ آج کل جن کو یہاں یہ شوق جاگا ہے اُس کی یہی علّت اور یہ موجبِ عذاب وعقوبت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

ترجمہ: اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ (پارہ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۲۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

(سنن ابى داود ، كتاب اللباس ،الباب فى لبس الشهرة، الجزء ١١، الصفحة ٤٨،الحديث ٣٥١٢)

(مصنف ابى شيبه، الجزء٧، الصفحة ٦٣٩)

(مصنف عبدالرزاق، الجزء ١١، الجزء ١١، الصفحة ٤٥٤)

یعنی جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ اُنہی میں سے ہے۔

اِس حرکت سے نہی اور اِس کے بے ادبی و جفا و خلاف سنتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے میں اَحادیث صحیحہ معتمدہ وارِد ہیں۔

اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم: مسلمان کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ضروری ہے نہ کہ نصاریٰ کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اَحادیثِ صحیحہ سے ملاحظہ ہو۔

۱) اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا

(سنن الترمذی ، کتاب الطھارۃ عن رسول اللہ ،الباب ماجاء فی النھی عن البول قائما، الجزء۱ ، الصفحۃ ۲۱ ، الحدیث ۱۲)

(سنن الکبری للنسائی، الجزء۱ ، الصفحۃ۶۸)

(سنن ابن ماجہ ،کتاب الطھارۃ و سننھا ،الباب فی البول قاعدا، الجزء۱ ، الصفحۃ۳۶۶،الحدیث ۳۰۳)

یعنی جوتم سے کہے کہ حضورِاقدس اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب فرماتے اُسے سچّا نہ جاننا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب نہ فرماتے تھے مگر بیٹھ کر۔

امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حَدِيثُ عَائِشَةَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ

(سنن الترمذی، کتاب الطھارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،باب ما جاء فی النھی عن البول قائما، الجزء۱ ، الصفحۃ ۲۱ ، الحدیث ۱۲)

جتنی حدیثیں اِس مسئلہ میں آئیں اُن سب سے یہ حدیث بہتر وصحیح تر ہے۔یہی حدیث صحیح ابو عوانہ ومستدرکِ حاکم میں اِن لفظوں سے ہے: مَا بَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَائِمًا مُنْذُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْفُرْقَانُ

(المستدرك على الصحيحين للحاكم ، كتاب الطهارة، الباب واما حديث عائشة، الجزء۲، الصفحة ۱۴۴،الحديث ۶۰۳)

یعنی جب سے حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید اُترا کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ فرمایا۔

سوال: اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے برعکس حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور سرورِعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر بول مبارک فرمایا۔

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں دَوامی عمل کا ثبوت ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں دوامی عمل نہیں بلکہ وہ ایک ضرورت کے پیشِ نظر ہے اور شرعی قواعد کی رُو سے ضرورت کا عمل ضرورت تک محدود ہوتا ہے اور قابلِ عمل اور سنت وہی عمل ہے جو دائمی ہو۔

نُکتہ: اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں گھر میں دائمی عمل کا ثبوت ہے اور یہ ایسا عمل ہے کہ اِس میں بہت زیادہ اِحتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی جتنا گھر سے باہر ضرورت ہوتی ہے تو جو عمل حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں اِحتیاط سے کررہے ہیں اُس کی گھر سے باہر کتنی اِحتیاط ہوگی۔ (فافھم)

۲) بزاز اپنی مسند میں بسنن و صحیح بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثَلَاثٌ مِنْ الْجَفَاءِ :أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ قَائِمًا أَوْ يَمْسَحَ جَبْهَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ يَنْفُخَ فِي سُجُودِهِ

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، کتاب الصلاۃ، الباب مس اللحیۃ فی الصلاۃ، الجزء۱، الصفحۃ۲۸۲)

(کنزالعمال ، الباب الجزء۱۶، الجزء۱۶، الصفحۃ۲۶)

(مجمع الزوائد ، الباب الجزء۲، الجزء۲، الصفحۃ۸۳)

یعنی تین باتیں جفاو بےاَدَبی سے ہیں یہ کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلاً مٹی یا پسینہ) پونچھے۔یا سجدہ کرتے وقت (زمین پر مثلاً غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔

تیسیر میں ہے رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ [۱] اِس حدیث کے سب راوی ثقہ معتمد صحیح کے راوی ہیں،عمدۃ القاری میں ہے: ”رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ“ اِسے بزاز نے بسند صحیح روایت کیا۔

[۱] (التیسیر بشرح الجامع الصغیر،باب الهمزة،الجزء ۱، الصفحة ۱۳۰، مکتبة الإمام الشافعی - الریاض)

فائدہ: جس کام کوخود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جفا اور بےاَدَبی بتارہے ہیں پھر اس سے بڑھ کر بدقسمت ہےکون کہ وہ کھڑے ہوکر پیشاب کرکے ظالموں اور گستاخوں میں شامل ہوجائے کوئی مسلمان تو اِس کی جرأت نہیں کرسکتا غیرمسلم کریں تو وہ پہلے بھی ظالم اور گستاخ وبےادب ہیں۔

۳) ترمذی واِبنِ ماجہ وبیہقی امیرالمؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں:

قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ

(سنن الترمذی ،کتاب الطھارۃ عن رسول اللہ ،الباب ماجاء فی النھی عن البول قائمًا، الجزء۱ ، الصفحۃ ۲۱،الحدیث ۱۲)

(سنن ابن ماجہ ،کتاب الطھارۃ وسننھا ،الباب فی البول قاعدا، الجزء۱ ، الصفحۃ۳۶۷،الحدیث ۳۰۴)

(السنن الکبری للبیھقی ، الجزء۱ ، الصفحۃ۱۰۲)

یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا،فرمایا اے عمر! کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔اُس دن سے میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا۔

۴) اِبنِ ماجہ وبیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ قَائِمًا (السنن الکبری للبیھقی، الجزء۱ ، الصفحۃ۱۰۲)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

سوال: حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا" [1] ﴿نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا﴾ رواہ الشیخان رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جب حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ثابت ہے تو جواز میں کون سا شک ہے؟

[1] (سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب البول قائما، الجزء ۱، الصفحة ۳٤، الحديث ۲۱)

جواب: اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ منسوخ ہے۔ یہ امام ابوعوانہ نے اپنی صحیح اور ابنِ شاہین نے کتابُ السُّنّه میں اختیار کیا۔

فائدہ: منسوخہ آیات واحادیث پر عمل کرنا ممنوع ہے۔ اِسی لئے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا احکامِ منسوخہ پر عمل کرنے میں شمار ہوگا۔

سوال: فتح الباری اور عینی میں ہے کہ حدیثِ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منسوخ نہیں؟

جواب نمبر 1: اِن دونوں روایتوں کے تقدم وتاخر میں تو کسی کو شک نہیں ہوسکتا بلکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مشاہدہ تا وصال دائمی مشاہدہ ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشاہدہ صرف کسی ایک وقت کا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مشاہدہ دائمی ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشاہدہ سے مقدم بھی اور متاخر بھی اور یہ قاعدہ ہے کہ شریعت میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ افعالِ مبارکہ قابلِ عمل ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں کئے ہوں اور اِسی کا نام نسخ ہے۔

جواب نمبر 2: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ نسخ کے لئے وہ روایت زیادہ موزوں ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفا فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جفا کا تصور ظلمِ عظیم ہے اِسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا تسلیم، لیکن وہ حکم منسوخ ہوگیا۔

پیشاب کھڑے ہوکر کرنے کی وجوہ:

۱) اس وقت زانوئے مبارک میں زخم تھا بیٹھ نہ سکتے تھے یہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا حاکم ودارقطنی وبیہقی اُن سے روایت کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا مِنْ جُرْحٍ كَانَ بِمَأْبِضِهِ

(السنن الكبرى للبيهقي، الجزء ۱، الصفحة ۱۰۱)

(المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، الباب واما حديث عائشة، الجزء ۲، الصفحة ۱٤۸، الحديث ٦۰۷)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا بوجہ زخم کے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور ذہبی نے اِسے منکر فرمایا۔

۲) وہاں نجاسات کے سبب بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اِمام عبدالعظیم زکی الدّین منذری نے اِس کی ترجیح کی: ”قال العینی قال المنذری لعله کانت فی السباطة نجاسات رطبة وھی رخوة فخشی أن یتطایر علیه قیل فیه نظر لأن القائم أجدر بھذه الخشیة من القاعد وقال الطحاوی لکون ذلك سھلا ینحدر فیه البول فلا یرتد علی البائل۔ (عمدة القاری، شرح صحیح البخاری،الجزء٦، الصفحة٤٩)

یعنی امام عینی نے فرمایا کہ منذری فرماتے ہیں کہ شاید گھوڑے پر نجاستیں تھیں اور وہ جگہ نرم ہوتی ہے اِس سے خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں پیشاب کے قطرات نہ اڑیں، امام عینی نے فرمایا اِس وجہ پر نظر ہے اِس لئے کہ بصورتِ قیام اِس میں اور زیادہ خطرہ بہ نیت بیٹھنے کے، امام طحاوی نے فرمایا کہ حالت قیام میں یہ صورت زیادہ آسان ہے، اِس سے پیشاب کے قطرات نہیں اُڑیں گے اور نہ ہی پیشاب کرنے والے پر قطرات لوٹیں گے۔

فائدہ: ہاں یہی صحیح ہے کہ جہاں تر نجاسات جمع ہوں، وہاں بیٹھنے کی جگہ بھی نہ ہو، تو وہاں کھڑے ہوکر ہی پیشاب کرنا زیادہ آسان ہے اِسی کو محدثین نے مستحسن فرمایا چنانچہ مرقاة شرح مشکوٰة میں ہے: ”قَالَ السَّیِّدُ جَمَالُ الدِّینِ: قِیلَ: فَعَلَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ یَجِدْ مَكَانًا لِلْقُعُودِ لِامْتِلَاءِ الْمَوْضِعِ بِالنَّجَاسَةِ“

(مرقاة المفاتیح ،شرح مشکاة المصابیح، کتاب الطھارة،باب آداب الخلاء ،الجزء١، الصفحة٣٨٩،دار الفکر)

یعنی سید جمال الدین نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے یہ عمل مجبوراً کیا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ وہ مقام نجاسات سے بھرا پڑا تھا۔

۳) اُس میں ڈھال ایسا تھا کہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا اُسے ابہری وغیرہ نے نقل کیا: ”قال العینے قال بعضھم لأَنَّهُ لَمْ یَجِدْ مَكَانًا لِلْقُعُودِ فَاضْطُرَّ إِلَى الْقِیَامِ لِكَوْنِ الطَّرَفِ الَّذِی مِنَ السُّبَاطَةِ كَانَ عَالِیًا مُرْتَفِعًا وقال القاری فی المرقاة وَقَالَ الْأَبْهَرِیُّ: قِیلَ كَانَ مَا یُقَابِلُهُ مِنَ السُّبَاطَةِ عَالِیًا وَمِنْ خَلْفِهِ مُنْحَدِرًا مُسْتَفِلًا .لَوْ جَلَسَ مُسْتَقْبِلَ السُّبَاطَةِ سَقَطَ إِلَى خَلْفِهِ وَلَوْ جَلَسَ مُسْتَدْبِرًا لَهَا بَدَا عَوْرَتُهُ لِلنَّاسِ فَعَلَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ إِنِ اسْتَدْبَرَ لِلسُّبَاطَةِ تَبْدُو الْعَوْرَةُ لِلْمَارَّةِ ، وَإِنِ اسْتَقْبَلَهَا خِیفَ أَنْ یَقَعَ عَلَى ظَهْرِهِ مَعَ احْتِمَالِ ارْتِدَادِ الْبَوْلِ إِلَیْهِ“[1]

[1] (مرقاة المفاتیح ،شرح مشکاة المصابیح ،کتاب الطھارة،باب آداب الخلاء ،الجزء ١، الصفحة٣٨٩،،دار الفکر)

یعنی امام عینی نے فرمایا کہ بعض نے کہا ہے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ایک مجبوری یہ تھی کہ بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ وہ جگہ جو آپ ﷺ کے پیشاب کرتے وقت سامنے تھی اونچی تھی اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ مقام جو آپ ﷺ کے آگے تھا اُونچا تھا اور وہ جو پیچھے تھا ڈھلان اور نیچے کو گہرا تھا اگر گھورے کے سامنے بیٹھتے تو آپ ﷺ کے لئے پیچھے کی طرف گرنے کا خطرہ تھا اگر آپ ﷺ اِسے پیٹھ دے کر بیٹھتے تو جسم کے ننگے ہونے کا اندیشہ تھا پھر فرمایا کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر اِس لئے پیشاب فرمایا کہ اگر آپ گھورے کو منہ کرتے تو سترِ عورت نہ ہوتا اگر پیٹھ کرتے تو نیچے گرنے کا اندیشہ اور یہ خطرہ بھی تھا کہ کہیں پیشاب واپس نہ لوٹے۔ اور فتح الباری میں ہے کہ "لِأَنَّهُ لَمْ يَجِدْ مَكَانًا يَصْلُحُ لِلْقُعُودِ فَقَامَ لِكَوْنِ الطَّرَفِ الَّذِى يَلِيه مِنَ السُّبَاطَةِ كَانَ عَالِيًا فَأَمِنَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْهِ شَىْءٌ مِنْ بَوْلِهِ [1] فجعل ماقام عليه عاليا و ما يقابله منحدر او جعله سبب الامن من ارتداد البول فانقلب الامر على من نقل عنه الابهرى فجعل ماقام عليه منحدر او مايقابله عاليا و جعله سبب خوف السقوط فى العقود مع انه كذلك فى القيام الانادرا"

[1] (فتح البارى لابن حجر، باب ما جاء فى الوضوء، باب البول عند سباطة قوم، الجزء ۱، الصفحة ۳۵۷، الحديث ۲۱۹)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت کوئی جگہ نہ ملی جہاں بیٹھ کر پیشاب فرماتے اِسی لئے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا کہ گھورے کا اگلا حصّہ اونچا تھا اِس لئے پیشاب کے واپس لوٹنے کا کوئی خطرہ نہ تھا، اِسی لئے کھڑے ہونے کی جگہ اختیار فرمائی کہ پیشاب نیچے گرے اور کھڑے ہونے کی جگہ اُونچی اختیار فرمائی تا کہ پیشاب واپس نہ لوٹے، یہ اِس کے برعکس ہے جو ابہری نے نقل کیا۔ بہرحال اُس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بوجہ مجبوری تھا۔

۴) اُس وقت پشت مبارک میں دَرد تھا اور عرب کے نزدیک یہ فعل اِس سے اِستشفا ہے۔ یہ جواب امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے چالیس (۴۰) طبیبوں کا اتفاق ہے کہ حمام میں ایسا کرنا ستّر (۷۰) مرض کی دوا ہے۔

(ذكره القارى عن زين العرب عن حجة الاسلام)

فائدہ: علامہ عینی نے فرمایا کہ "قال الشافعى: لما سا له حفص الفرد عن الفائدة فى بوله قائما العرب تستشفى لو جع الصلب بالبول قائما فنرى انه كان به اذ ذاك اه و فى فتح البارى روى عن الشافعى و احمد فذكر نحوه قال العينى :قلت يوضح ذلك حديث ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه"

(عمدة القارى، باب البول قائما و قاعداً، جلد ۳، صفحہ ۱۳۶، مطبوعه بيروت)

یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب حفص الفرد سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا فائدہ سوال ہوا تو فرمایا کہ عرب پیٹھ کے درد کا علاج یونہی کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت یہی مرض لاحق تھا اِسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے

ہوکر پیشاب فرمایا اور فتح الباری میں ہے کہ امام شافعی و احمد رحمہما اللہ نے ایسے فرمایا ہے اور امام عینی نے فرمایا کہ اِس کی وضاحت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہوتی ہے اور وہ اُوپر مذکور ہوئی ہے۔

۵) مارزی نے فرمایا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب اِس لئے فرمایا کہ کھڑے ہونے میں دُبُر سے حَدث کے خروج سے امن ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اَلْبَوْلُ قَائِمًا أَحْصَنُ لِلدُّبُرِ

(السنن الکبری للبیھقی،الجزء ۱، الصفحة ۱۰۲)

(کنزالعمال ، الجزء۹، الصفحة ۵۲۰)

یعنی کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے دُبُر (کی نجاست کے خروج) سے مضبوطی ملتی ہے۔

بخلاف بیٹھ کر پیشاب کرنے کے کہ اِس میں خدشہ ہے کہ دُبُر سے خروج حَدث ہو۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مذکورہ بالا عِلّت کے ساتھ اِضافہ کیا کہ حضور سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایسے اِسی لئے کیا کہ اُس وقت پیشاب کرنے میں بہت سے گھر کے قریب تھے۔

ناگوار جواب: امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے اِس سے قبل جواب (۴) سے بھی ناگواری کا اظہار فرمایا کہ بات تو چل رہی ہے کہ کھڑے ہوکر بحالتِ اِضطرار ہوتا ہے اور اس میں انسان کا اپنا اختیار نہیں ہوتا اور استشفاء (علاج کرنا) قصداً اور غیر مضطرانہ طور ہوتا ہے پھر یہ جواب اِس کے لئے کام دے سکتا ہے؟ اور اس جواب (۵) سے تو بہت زیادہ ناگواری محسوس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے ایسے خدشات کا تصور شانِ رسالت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خلاف ہے کہ ایسا اَمر جو کہ عام آدمی کے لئے بھی خفت کا موجب ہو وہ شہ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شانِ اقدس میں تصور نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ہر طرح کی معمولی سے معمولی خفت سے بھی معصوم بنایا ہے۔ (فتاویٰ رضویه ،جلد۲،صفحه نمبر ۱۵۰)

٦) امام عینی نے قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ توجیہ بتائی کہ حضور سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم اُمورِ مسلمین میں کافی دیر تک مصروف رہے اُدھر آپ کو پیشاب کا تقاضا ہوا آپ حسبِ عادت دور نہیں جا سکتے تھے اور یہ گھوڑا قریب ہی تھا اور پیشاب کے لئے موزوں تھا لیکن یہاں کھڑے ہوکر پیشاب مبارک کے سوا چارہ نہ تھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے کپڑا وغیرہ تان لیا تاکہ لوگوں سے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم پوشیدہ کھڑے ہوکر پیشاب مبارک سے فارغ ہوں۔

اما م احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیه کی ناگواری: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس جواب میں بھی ناگواری ظاہر فرماتے ہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پیشاب کے تقاضا سے مجبور ہوکر دور جانے کے بجائے قریبی گھوڑے پر کھڑے ہوکر پیشاب مبارک فرمالیا۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اِس میں حضور سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے مجبوری کو عِلّت نہ بنایا جائے بلکہ صرف اتنا کہا جائے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عادت

کے خلاف دور جانے کے بجائے قریبی گھوڑے پر پیشاب مبارک فرمالیا۔ (تا کہ پھر بدستور امور مسلمین میں مشغول ہوں۔ اُویسی غفرلہٗ)

ابوالقاسم بلخی اپنی کتاب: "قبول الاخبار معرفة الرجال" میں فرماتے ہیں حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاحش منکر ہے یہ زنادقہ کی کاروائی ہے کہ ایسی حدیث گھڑ کر مسلمانوں میں پھیلادی۔

امام عینی قدس سرہٗ کی حق پسندی: امام عینی نے فرمایا کہ ایسا کہنا سوءادب ہے ہم تو اِسے سننا گوارہ نہیں کرتے کیونکہ حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت ہی صحیح ہے، ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

فیصلہ: صحیح یہ ہے کہ حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح ہے اور حضور سرورعالم ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب مبارک فرمایا تو محض جواز کے لئے تا کہ اُمت کو سہولت ہو کہ اگر کسی وقت سخت مجبوری میں پھنس جائیں اور کھڑے بغیر پیشاب کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ بیان جواز کے لئے آپ ﷺ ایسا عمل عادت کے خلاف فرمالیتے تھے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی جامع تقریر دلپذیر:

آپ قدس سرہٗ فتاویٰ رضویہ، جلد۲، صفحہ۱۵۰ میں اِسی مسئلہ پر مفصل ومدلل ارشادات لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ سے ایک بار یہ فعل وارد ہوا اور صحیح حدیث سے ثابت کہ روز نزول قرآن کریم سے آخر عمر اقدس تک عادت کریمہ ہمیشہ بیٹھ ہی کر پیشاب فرمانے کی تھی اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفا و بے ادبی فرمایا اور متعدد احادیث میں اِس سے نہی وممانعت آئی تو واجب کہ ممنوع ہو اور انہیں احادیث کواُن پر ترجیح بوجوہ ہو(۱) وہ ایک بار کا واقعہ حال ہے کہ محل صدگونہ احتمال ہے(۲) فعل وقول میں جب تعارض ہو قول واجب العمل ہے کہ فعل احتمال خصوص وغیرہ رکھتا ہے(۳) مبیح وحاظر جب متعارض ہوں حاظر مقدم ہے۔

جدت پسند ٹیڈی مجتہدین کارد: نفس حدیثِ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِن مقلدانِ نصرانیت پر رَد ہے وہاں کافی بلندی تھی اور نیچے ڈھال اور زمین گھوڑے کے سبب نرم کہ کسی طرح چھینٹ آنے کا احتمال نہ تھا۔ سامنے دیوار تھی اور گھوڑا افنائے دار میں تھا نہ کہ گزرگاہ پس پشت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کرلیا تھا اِس طرف کا بھی پردہ فرمایا اِس حالت میں پُشت اقدس پر بھی نظر پڑنا پسند نہ آیا اِن احتیاطوں کے ساتھ تمام عمر مبارک میں ایک بار ایسا منقول ہوا۔ کیا یہ نئی روشنی کے مدعی ایسی ہی صورت کے قائل ہیں۔ سبحان اللّٰہ! کہاں وہ ﷺ اور کہاں اِن بے اَدَبوں کے نامہذب اَفعال اور اُن پر معاذ اللّٰہ حدیث سے اِستدلال۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

؎ کارِ پاکاں راقیاس از خود مگیر۔

او گماں بردہ کہ من کردم چواو ☆ فرق را کے بیند آں استیزہ جو

واللّٰہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ شریف، جلد۲، صفحہ۱۵۱)

ترجمہ اشعار فارسی :(۱)پاک لوگوں کا اپنے اُوپر قیاس نہ کر(۲)اِس نے گمان کیا کہ میں نے اُس کی طرح کیا،لیکن یہ جھگڑا الوفرق کیسے دیکھ سکتا ہے۔کہ اِس کے اور اُسکے درمیان کتنا فرق ہے۔

خلاصۃ المرام: یہ تمام بحث اِن ٹیڈی مجتہدین کے رد میں کام آئے گی انشاء اللّٰہ جب کہ وہ بدظن خویش خود کو محقق الاسلام سمجھتے ہیں اور اِس کے برعکس ائمہ مجتہدین وعلمائے محققین کی تحقیق کو غلط قرار دیتے ہیں اِنہیں اپنے ٹیڈی اجتہاد سے آیت قرآنی اور حدیث مبارک سے سہارا مل جائے بس اتنا کافی ہے،اِس مسئلہ میں بھی اِن بیباک مجتہدین نے محض جدت پسندی کے مرض اور نئی تہذیب کے دلدادگان کو خوش کرنے کے لئے اسی حدیثِ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فتویٰ دے رکھا ہے کہ (بلا وجہ اور کوئی عذر شرعی ہو یا نہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا جائز ہے) ایسے ٹیڈی مجتہدین کے لئے مذکورہ بالا تحقیق کافی ہے۔ہاں اگر اُنہیں جدت پسندی کے علاوہ ضد کی بیماری بھی ہے تو وہ لا علاج ہیں کیونکہ یہ عربی شعر اِن جیسوں کے لئے مشہور ہے

ؔ وداء الضدليس له دواء

ان كان المسيح له طبيبا

یعنی ضد کی بیماری لا علاج ہے اگر اِس کے لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام معالج ہوں۔

نئی تھذیب کے دلدادگان سے گذارش: نئی تہذیب کے دلدادگان سے گذارش ہے کہ اگر مسلمان ہیں تو رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تہذیب وتمدن اپنایئے آپ کے لئے دنیا وآخرت میں بھلائی ونجات ہے اور سابقہ اوراق میں تفصیل گزری کہ حضور سرور عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب مبارک فرماتے۔ایک دفعہ اگر کھڑے ہوکر پیشاب مبارک کیا تو اِس کے مفصل جوابات گذرے ہیں۔اے جدت پسند مسلمانو! آپ کو یقین ہے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا اسلام دشمن انگریزوں کی تہذیب ہے اور انگریزی تہذیب خود غیر مہذب ہے مثلاً کھڑے کھڑے پیشاب کرنا حیوانوں کا کام ہے ایسے افراد میں سے اگر کوئی اس حرکت کو ''فیشن'' بتائے۔اور بیٹھ کر پیشاب کرنے کو'' آوٹ آف فیشن'' بتائے۔تو گزارش کرونگا کہ پھر تو گدھا بھی ''فیشن ایبل'' ہی ٹھہرا۔جو کھڑے کھڑے ہی موتتا ہے،گھوڑا اور اُونٹ بھی ''اپ ٹو ڈیٹ'' (Up to date) ہی ثابت ہوئے۔جو پیشاب کرنے کے لئے بیٹھتے نہیں۔حضور سرور عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنتِ مطہرہ کے خلاف ہر بات حیوانیت ہی ہے اگرچہ اِس کا نام کوئی ترقی رکھ لے۔

حکایت: کہتے ہیں ایک ایسے ہی ترقی پسند صاحب کھڑے ہوکر پیشاب کررہے تھے۔کہ اِن کے لڑکے نے ابا جان کو اِس ہیئت میں دیکھ کر پوچھا کہ ابا جان! یہ کیا؟ کہ آپ کھڑے کھڑے پیشاب کررہے ہیں؟ وہ بولے بیٹا۔یہ ترقی کی علامت ہے۔اور بیٹھ کر پیشاب کرنا پرانی اور ملاؤں کی روایت ہے۔زمانہ ترقی کررہا ہے۔اور مُلّا ابھی تک رجعت پسندی ہی میں ہے۔بیٹا! تم بھی ترقی پسند بنو۔اور مجھے خوشی ہوگی،جب کہ تم مجھ سے بھی بڑھ چڑھ کر ترقی پاؤ

گے۔ بیٹا بولا۔ ایسا ہی ہوگا ابا جان!

کچھ دنوں کے بعد وہ صاحب گھر آئے۔ تو دیکھا کہ اِن کے لڑکے نے بانس کی ایک سیڑھی دیوار کے ساتھ لگا رکھی ہے۔ اوراس کے سب سے اوپر کے ڈنڈے پر چڑھ کر وہ پیشاب کر رہا ہے۔

باپ نے بیٹے کی یہ ہیئت دیکھی، تو کہا بیٹا! یہ کیا ہورہا ہے؟ وہ بولا۔ ابا جان! آپ سے بھی بڑھ کر اور سیڑھی پر چڑھ کر ترقی پارہا ہوں۔ آپ تو صرف زمین ہی پر کھڑے ہوکر پیشاب کررہے تھے نا، اور میں آپ سے ترقی میں اِسی صورت میں بڑھ سکتا تھا جب کہ سیڑھی پر چڑھ کر پیشاب کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ میں سیڑھی پر چڑھ کر پیشاب کر رہا ہوں۔

فائدہ: یہ ہے نئی تہذیب کا کرشمہ مسلمانوں جدت پسندو! خدا تعالیٰ کا خوف کیجئے۔ اور حضور ﷺ کی عادات مبارکہ کو مدنظر رکھئے۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی طبی خرابیاں: اِس کی طبی خرابیوں کی تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف ''نبوی شفا خانہ'' میں عرض کی ہیں۔ اِس کے متعلق اطباء اور ڈاکٹروں نے ایسے موذی امراض ذکر کئے ہیں کہ جن کے علاج پر ہزاروں کوششوں کے باوجود بمشکل اُن سے نجات پایا جا سکتا ہے اِس کے باوجود اگر کوئی خود کو ہلاکتوں کے گڑھے میں ڈالنا چاہتا ہے تو اُس کا کیا علاج؟؟؟

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْن

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

۲۰ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ

☆......☆......☆